۱۹ رجب المرجب ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 282)

رات دیر تک گھر سے باہر رہنا کیسا؟

امتحان میں کامیابی کا وظیفہ 6

کیا نکاح کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے؟ 8

گھر یا آفس میں جماعت کروانا کیسا؟ 10

دوستی کس کے لئے ہو؟ 16

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رات دیر تک گھر سے باہر رہنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۹ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں 1000 بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مَرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

رات دیر تک گھر سے باہر رہنا کیسا؟

سُوال: میرے شوہر رات دیر تک دوستوں میں رہتے ہیں، انہیں کیسے سمجھائیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اپنے گھر کا ہر ایک کو خیال رکھنا چاہیے۔ اگر آپ کی بیوی کو تنہائی میں وحشت ہوتی ہے اور طرح طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے بعضوں کے دل زیادہ کمزور ہوتے ہیں تو پھر وہ محبت اور شفقت میں سوچنے لگتی ہوں گی کہ کہیں کوئی چوٹ تو نہیں آگئی! کوئی حادثہ تو نہیں ہو گیا! وغیرہ۔ تو انہیں کوسنے کے بجائے ان کی حوصلہ افزائی کریں کیونکہ وہ آپ سے محبت کی وجہ سے ایسا سوچتی ہیں ورنہ آج کل کس کو پڑی ہے کہ وہ دوسرے کے بارے میں سوچے! کوئی مرتا ہے تو مر جائے۔ اس لئے ان کا مان رکھتے ہوئے آپ جلدی گھر چلے جائیں۔ ویسے رات گئے تک دوستوں کے ساتھ رہنا اور آوارہ گردی کرنا خراب عادت ہے، نمازِ فجر کے لئے جاگنے میں بھی مسائل ہوتے ہوں گے۔ جو لوگ رات دیر تک جاگتے ہیں یا رات گئے نعت خوانیوں میں مصروف ہوتے ہیں خدا جانے پھر ان کی نمازوں کا کیا حال ہوتا ہو گا!!

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۹ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۲ھ بمطابق 13 مارچ 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنّت)

2 ...... الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین، ص ۱۴، حدیث ۱۹۔

www.dawateislami.net

کافی پرانی بات ہے کہ کسی نعت خواں نے مجھے بتایا تھا کہ فجر میں اس کی آنکھ نہیں کھلتی۔ جب آپ رات تین بجے تک ایکو ساؤنڈ پر للکارتے رہیں گے اور پھر تھکے ہارے بستر پر اس حالت میں جا پڑیں گے کہ جس کروٹ پر لیٹیں اسی پر نیند آجائے تو ایک دو گھنٹے کے بعد نمازِ فجر میں آنکھ کیسے کُھلے گی۔ یہ ایک جنرل بات کر رہا ہوں ہر کسی کو اپنی زندگی میں اعتدال کے ساتھ رہنا چاہیے۔ اپنے سونے جاگنے کا ایک ٹائم بنائیں اور اسی کے مطابق سوئیں۔ البتہ بڑی راتوں میں استثنا ہوتا ہے کیونکہ بڑی راتوں میں لوگوں کو جذبہ ہوتا ہے اور پوری رات جاگتے ہیں اور پھر نمازِ فجر پڑھنے کے بعد سوتے ہیں۔ البتہ اگر بڑی رات ہو اور بالفرض کنفرم ہو جائے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر ہے اور اس رات میں نفل نمازیں پڑھیں، نعت خوانی کریں لیکن فجر نہ پڑھ سکیں تو ساری رات جاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، اس کے برعکس اگر ساری رات سو کر گزاری اور فجر کی نماز باجماعت ادا کر لی تو اس سے بہتر کیا ہو گا! حدیثِ مبارکہ میں اس طرح کا مضمون ملتا ہے کہ عشا کی نماز پڑھ کر سویا اور فجر کی نماز ادا کی تو ساری رات عبادت کرنے کا ثواب ملے گا۔[1] یہ اللہ پاک کی کتنی بڑی رحمت ہے!

سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے!

سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے، جس نے اس وظیفے کو پالیا اسے کسی دوسرے وظیفے کی کیا حاجت ہے! ہمارا ہی وظیفہ کمزور ہوتا ہے اور ہم وظیفوں کے لئے ادھر ادھر ہاتھ مار رہے ہوتے ہیں، بعض بابا جی الٹے سیدھے وظیفے بتاتے ہیں، اگر ان کے چکر میں پڑیں گے تو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملیں گے۔ البتہ قرآن و حدیث یا کوئی مستند عالم یا بزرگ اگر وظیفہ بتائیں یا کسی بزرگ کی مستند کتاب میں کوئی وظیفہ لکھا ہو تو اس میں بھی میرا مشورہ یہی ہے کہ اپنے پیر صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد پڑھیں ورنہ بعض اوقات نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔ نماز کے ساتھ تلاوت کریں، تلاوت بھی بہت بڑا وظیفہ ہے یہاں تک کہ اگر کوئی تلاوت کرنے میں اتنا مصروف رہے کہ دعا کے لئے ٹائم نہ ملے، پھر بھی اس کی مرادیں پوری ہو جائیں گی۔[2] اس کے علاوہ درودِ پاک بھی بہترین وظیفہ ہے، کوئی شخص اگر صرف درودِ پاک پڑھتا رہے اور کوئی بھی دعا نہ مانگے تو اس

1. مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب فضل صلاۃ العشاء... الخ، ص۲۵۸، حدیث:۱۴۹۱۔
2. حدیثِ قدسی ہے کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "جسے قرآنِ مجید کی تلاوت، ذکر و دعا کی مہلت نہ دے میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔" (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۵-باب، ۴/۴۲۵، حدیث:۲۹۳۵)

www.dawateislami.net

کے سارے مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے۔

ہر درد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

تعویذ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

(رکنِ شوریٰ حاجی ابو الحسن محمد امین عطاری نے فرمایا:) بعض اوقات کچھ لوگ نائٹ شفٹ میں کام کرتے ہیں، اس وجہ سے گھر والے ٹینشن میں رہتے ہیں حالانکہ ایسے وقت میں توCompromise(یعنی سمجھوتہ) کرناچاہیے۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) نائٹ شفٹ میں کام کرنے والے شوہر سے جو لڑتی ہوگی وہ تو کوئی ذہنی مریضہ ہی ہوگی کیونکہ جب معلوم ہے کہ شوہر نوکری پر جاتا ہے اور ہمارے ہی لئے محنت کرتا ہے تو اس میں لڑنے والی کون سی بات ہے!! البتّہ اگر شوہر اتنا سُست ہے کہ اسے دن میں نوکری مل رہی ہے پھر بھی رات کی نوکری کر رہا ہے تو اسے سمجھایا جائے گا لیکن اس پر بھی لڑائی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ لڑائی کی اصل وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ گھر کا خرچ نہیں دیتا۔ اگر کسی شخص کو دن میں نوکری نہیں ملتی اور وہ رات میں کام کرتا ہے جبکہ اس کی نمازوں میں بھی کوتاہی نہیں ہے تو اس کا نوکری کرنا جائز ہے اس میں لڑائی نہیں ہونی چاہیے، البتّہ اگر شوہر آوارہ گردی کرتا ہو، رات گئے دوستوں میں بیٹھ کر محفلیں جماتا ہو تو اسے سمجھایا جائے گا۔

اسی طرح نعت خوانیوں میں جانا اور بظاہر نیک دکھنے والے کام کرنا جو نفل یا مستحب ہوتے ہیں لیکن ان کاموں کی وجہ سے گھر کا نظام خراب ہوتا ہے ان کے لئے میرا یہی مشورہ ہے کہ پہلے گھر کا نظام سنبھالیں۔ بے چاری بوڑھی ماں آدھی آدھی رات تک بیٹے کا انتظار کرے اور بیٹا کہے کہ ”میں نعت خوانی میں جاتا ہوں۔“ اس حوالے سے مجھے ایک تلخ تجربہ یوں ہوا کہ کافی پہلے جب ملاقات کے لئے لائنیں لگا کرتی تھیں اس وقت ایک لائن میں لگ کر آیا اور کہنے لگا: ”میں بڑی مشکل سے اپنے بڑے بھائی کو لایا ہوں، یہ مجھے دعوتِ اسلامی کا کام کرنے نہیں دیتے، آپ انہیں ڈانٹنا۔“ جب اس کے بڑے بھائی کی باری آئی تو یہ شیر بنا کھڑا تھا کہ اب میرے بھائی کو ڈانٹ پڑے گی لیکن میں بھی ایسا تو نہیں ہوں کہ ایسے ہی کسی سے لڑنے لگوں، جب اس کے بڑے بھائی سے بات چیت ہوئی تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ قصور کس کا ہے! میں

www.dawateislami.net

نے اس کے بڑے بھائی سے پوچھ لیا کہ یہ رات کو کتنے بجے آتے ہیں؟ اس نے بتایا کہ اسے گھر پہنچنے میں دو تین بج جاتے ہیں۔ میں نے کہا پھر تو فجر میں آزمائش ہوتی ہو گی؟ یہ سن کر بڑا بھائی ذرا کُھل کر بولا کہ ”ہم بھی اسے یہی کہتے ہیں کہ نعت خوانیوں میں جاتا ہے، نماز تو پڑھا کر۔“ یہ دیکھ کر چھوٹے بھائی کی حالت ایسی ہو گئی جیسے ”کاٹو تو خون نہیں“یعنی ”خود اپنے دام میں صیاد آ گیا۔“ جو شخص لائن میں لگ کر مجھ سے ملنے آیا ہے اس کے دل کے کسی کونے میں میری محبت ہو گی اسی لئے تو وہ مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے، اب اگر میں ڈانٹ دیتا تو وہ شرمندہ ہو جاتا، لیکن میں نے یوں اس کی لاج رکھ لی کہ اسے شرمندہ نہیں ہونا پڑا، کیونکہ اصل قصور اس کے چھوٹے بھائی کا تھا۔ محفل نعت کرنا اور اس میں شرکت کرنا بہت اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور یہ ہونی بھی چاہیے لیکن اس کی وجہ سے نماز اور گھر کے ماحول میں فرق نہیں پڑنا چاہیے ہمارے ہاں یہ ہوتا ہے کہ ماں رو رہی ہوتی ہے، باپ انتظار کر رہا ہوتا ہے کہ رات کے دو ڈھائی بج گئے ہیں اور ابھی تک میرا بیٹا نہیں آیا۔ پھر یہ وسوسہ بھی آ رہا ہوتا ہے کہ کہیں میرے بیٹے کو کچھ ہو تو نہیں گیا!!! اس لئے گھر میں واپس آنے کا ٹائم فکس ہونا چاہیے والدین سے پوچھ لیں کہ مجھے کتنے بجے تک باہر رہنے کی اجازت ہے؟ اگر گھر والے کہیں کہ ”10 بجے آپ گھر میں ہوں“ اگر کچھ ٹائم بڑھوانا ہو تو صرف 12 منٹ کا اضافہ کروالیں وہ بھی ان کی اجازت سے اور اس کے بعد 10 بج کر 12 منٹ پر آپ گھر آ جائیں۔ 12 سے 13 منٹ نہ ہوں۔ اگر کبھی کسی خصوصی محفل میں جانا ہو تو والدین کو اعتماد میں لے کر اجازت طلب کریں، اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک، ورنہ نہیں جائیں۔ لیکن یاد رہے! نماز اپنی جگہ فرض رہے گی۔ اگر والدین نعت خوانی میں جانے کا کہیں اور آپ کو پتا ہے کہ اگر گیا تو نماز پڑھنے میں حرج ہو گا پھر بھی آپ نہ جائیں بلکہ والدین کو منالیں کہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میں سو جاؤں گا تاکہ نماز اپنے وقت پر ادا کر سکوں۔ اس طرح آپ کے گھر کا ماحول اچھا رہے گا اور آپ کی صحت بھی اچھی رہے گی۔

میری معلومات کے مطابق جو لوگ نفسیاتی مریض ہوتے ہیں ان میں ایک تعداد ان لوگوں کی ہوتی ہے جنہیں رات دیر تک جاگنے کی عادت ہوتی ہے لیکن رات دیر تک جاگنے میں بزرگانِ دین کا معاملہ الگ ہے کیونکہ وہ راتوں میں عبادتیں کرتے ہیں اور انہیں روحانی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں جبکہ ہم لوگ جس طرح جاگتے ہیں اس طرح تو کتا بھی جاگتا ہے جو رات بھر گلیوں میں بھونکتا پھرتا ہے اسی طرح بہت سے لوگ رات دیر تک دوستوں کے ساتھ ہوٹلوں پر بیٹھے

www.dawateislami.net

رہتے ہیں، گپے مارتے ہیں، گانے سنتے ہیں، غیبتیں کر رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی حکومتیں بھی چلا رہے ہوتے ہیں کہ کبھی کسی وزیر کو ہدف بناتے تو کبھی وزیرِ اعظم کو لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور کبھی صدر کا موضوع چھیڑ دیتے ہیں، انہیں یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ اگر یہ کسی کی طرف ایک انگلی اٹھاتے ہیں تو باقی تین انگلیاں خود انہی کی طرف ہوتی ہیں، اگر ابھی کوئی پولیس والا آجائے تو دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوں گے، یعنی ایک پولیس والے کو تو سنبھال نہیں سکتے اور وزیرِ اعظم کی باتیں کرنے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ بروزِ قیامت ایک ایک فضول لفظ کا حساب ہو گا اور گناہوں بھرے الفاظ پر عذاب بھی ہو گا۔ ہم اللہ پاک کے حساب و عذاب سے پناہ مانگتے ہیں، اللہ پاک اپنے کرم سے ہماری عادتوں کی اصلاح فرمائے اور ہمیں اپنے کرم سے نیک بندہ بنائے۔

کیا جلسہ میں دعا کر سکتے ہیں؟

سُوال: کیا دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں دعا کر سکتے ہیں؟ (عقیل احمد عطاری)

جواب: فرض نماز ہو یا نفل، دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں۔ جلسہ میں "رَبِّ اغْفِرْ لِیْ" یا "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہنا مستحب ہے۔[1] ہر ایک کو اس کی عادت بنانی چاہیے۔

والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: میرے والدین کا انتقال ہو چکا ہے۔ مجھے ایسا کیا کرنا چاہیے جو میرے والدین کے لئے قبر و آخرت میں راحت کا سامان بنے؟ (قیصر پیا۔ اسٹیج آرٹسٹ)

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 9 میں فرماتے ہیں: "حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں۔ تو اپنے گزرے ہوؤں کو رنجیدہ نہ کرو، اے اللہ کے بندو!"[2] اب ہر ایک غور کر لے کہ ہفتے بھر میں کیا نیک اعمال کرتا ہے، نماز نہیں پڑھتا، پورے ہفتے میں صرف جمعے کی نماز ہی پڑھتا یا اور کوئی گناہ کرتا ہے تو یہ سب اعمال والدین کے

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۱۸۲۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۵۷۔

www.dawateislami.net

سامنے پیش ہوتے ہیں۔ آپ ساری زندگی اپنے والدین کے لئے آنسو بہاتے رہیں لیکن انہیں قبر میں آپ کے گناہوں کی اطلاع ملتی رہے تو آپ کے آنسو بہانے کا کیا فائدہ!! اپنے والدین کو قبر میں فائدہ پہنچانے کے لئے انہیں ایصالِ ثواب کریں۔ اللہ پاک نے آپ کو عطا کیا ہے تو والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے مسجد یا مدرسہ بنا دیں یا کسی مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں حصہ ملا لیں۔ کنواں یا ٹیوب ویل لگوا دیں، کسی کو کھانا کھلا دیں، کپڑے پہنا دیں، دینی کتابیں دلا دیں۔ مسجد میں قرآنِ کریم رکھوا دیں لیکن قرآنِ کریم رکھوانے سے پہلے معلومات کر لیں کہ مسجد میں پڑھنے والے ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ضرورت ہو تو رکھوا دیں۔ ہمارے ہاں یوں ہوتا ہے کہ جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو فوراً مسجد میں قرآنِ کریم بھیج دیا جاتا ہے اور یوں مسجدوں میں قرآن پاک کی تعداد تو زیادہ ہوتی ہے لیکن پڑھنے والوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے اگر مسجد میں قرآنِ کریم کی حاجت ہو تو رکھوا دیں۔ کسی مدرسے میں جا کر معلومات کر لیں کہ میں بچوں کو قرآنِ پاک یا مدنی قاعدے وغیرہ دینا چاہتا ہوں، اگر یہاں حاجت ہے تو بتا دیں۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مدرسے میں قرآنِ کریم یا مدنی قاعدے اور دیگر ضرورت کی اشیا بھیج دیں، ورنہ جو چیز آپ بغیر پوچھے دیں گے تو مدرسے والے منع تو نہیں کریں گے بلکہ "جَزَاکَ اللہ" کہہ کر رکھ لیں گے لیکن اس چیز کا استعمال بہت کم ہو گا۔ اسی طرح جو اپنا فرض حج ادا کر چکے ہیں ان کے لئے اچھا موقع ہے کہ والدین کی طرف سے حج ادا کریں کہ اس سے والدین کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور حج کرنے والے کو 10 حج کا ثواب ملے گا۔[1] والدین کی قبر کی زیارت بھی کریں کہ جو بہ نیت ثواب اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اسے حج مقبول کا ثواب ملتا ہے اور جو بکثرت ان کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو مرنے کے بعد فرشتے اس کی زیارت کے لئے آیا کریں گے۔[2]

امتحان میں کامیابی کا وظیفہ

سُوال: امتحان میں کامیابی کے لئے کوئی آسان اور مجرب وظیفہ بتا دیجئے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے۔ مسجد کی پہلی صف میں باجماعت نماز ادا کریں اِنْ شَآءَ اللہ قبر و حشر اور ہر طرح

---

1 دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ۲/۳۲۹، حدیث:۲۵۸۷۔

2 نوادر الاصول، الاصل الخامس عشر، ۱/۷۳، حدیث:۹۸۔

www.dawateislami.net

کے امتحان میں کامیابی نصیب ہو گی۔ کئی اوراد و ظائف پوچھ رہے ہوتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے ، ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ نماز پڑھیں اور اس کے ساتھ کوئی وظیفہ کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہتری آئے گی۔ عصر کی نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے رہیں جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے اور سورج غروب ہونے تک "یَا اَللہُ، یَا رَحْمٰنُ، یَا رَحِیْمُ" پڑھتے رہیں اور جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے تو گڑگڑا کر دعا مانگیں اِنْ شَآءَ اللہ جو دعا مانگیں گے قبول ہو گی۔

بطورِ امانت رکھوائی گئی رقم استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: کسی نے بطور امانت رقم رکھوائی ہو، کیا اس میں سے خرچ کرنے کے بعد اپنے پاس سے رقم ملا دینے سے گناہ ہو گا؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! اگر امانت کی رقم میں سے نکال لیا اور خرچ کرنے کے بعد اپنے پاس سے ملا دی تب بھی گناہ ہو گا کیونکہ یہ بھی خیانت کی ایک قسم ہے۔ جب بھی کسی کی امانت اپنے پاس رکھیں تو کوئی نشانی لگا دیں اور جب وہ مانگے تو اسے دے دیں۔ اللہ پاک کی رضا کے لئے امانت رکھنے سے ثواب ملے گا۔ اگر غلطی سے رقم مکس ہو گئی تو اسے بتا دیں اور توبہ بھی کریں کیونکہ جو اصل رقم امانت رکھوائی تھی وہ تو ضائع ہو گئی ہے۔

چندے کی رقم استعمال کرنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی نے چندے کے پیسے دیئے اور وہ استعمال کر لئے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: چندے کے پیسے استعمال کرنا بھی خطرناک ہو گا، کیونکہ جس نے چندہ دیا ہے ابھی اس کی ملکیت میں باقی ہے۔ جس نے چندہ دیا ہے اس سے رجوع کریں اور ساری صورتِ حال سے آگاہ کریں اور جیسا وہ کہے اسی طرح کرنا ہو گا۔

کسی نے رقم رکھوائی اور استعمال کی اجازت دے دی تو کیا حکم ہو گا؟

سُوال: اگر کسی نے کچھ رقم رکھوائی اور استعمال کرنے کی اجازت بھی دی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسی صورت میں وہ رقم بطور امانت نہیں ہو گی بلکہ وہ قرض ہو جائے گی اسے استعمال کر سکتے ہیں، البتہ امانت میں جو رقم دی جائے وہی واپس کرنا ضروری ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کب ادا کریں؟

سُوال: گزشتہ سال کی واجبُ الاداز کوٰۃ ابھی بھی ذمے پر لازم ہے تو کیا وہ زکوٰۃ اگلے سال ادا کر سکتے ہیں؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کی ہے تو گناہ گار ہوئے،[1] توبہ کریں اور اگلے سال کا انتظار نہیں کریں، جب بھی نادم ہوئے اسی وقت ادا کریں، یہ زکوٰۃ ادا ہی کہلائے گی[2] اس کے لئے قضا کی اصطلاح استعمال نہیں ہو گی۔

کیا نکاح کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے؟

سُوال: کیا نکاح کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: نکاح کے لئے استخارہ کرنا ضروری نہیں ہے، اگر استخارہ کرنا چاہیں تو کر لیں، البتّہ صرف استخارے پر دارومدار نہ ہو، بلکہ استخارے کے ساتھ ساتھ انکوائری بھی کر لیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔

15 شعبان کو عرفہ کی نیاز کرنا کیسا؟

سُوال: جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کے انتقال کے بعد آنے والی پہلی شبِ براءت پر فاتحہ کرائی جاتی ہے جسے عرفہ کا نام دیتے ہیں۔ کیا عرفہ کا ختم اسی جگہ دلوانا ضروری ہوتا ہے جہاں اس شخص کا انتقال ہوا ہو؟

(محمد قاسم عطاری۔ جامعۃ المدینہ، اسلام آباد)

جواب: میت کے لئے پہلی شبِ براءت میں 14 شعبان کو نیاز کرواتے اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اسے عرفہ کہتے ہیں۔ ایسا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر میت کے ایصالِ ثواب کے لئے کریں تو منع بھی نہیں ہے۔ البتّہ جہاں انتقال ہوا اسی جگہ کرنا ضروری نہیں ہے، اگر کسی نے عرفہ نہیں کیا تو اسے بُرا بھلا بھی نہیں کہہ سکتے۔ اپنے مُردوں کو ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے اور شبِ براءت میں ایصالِ ثواب کرنے کے حوالے سے خصوصی تذکرہ آیا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ کی جلد 9 کے صفحہ نمبر 650 پر نقل فرماتے ہیں کہ ”غرائب اور خزانہ

---

1 فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول، ۱/۱۷۰۔ بہار شریعت، ۱/۸۷۴، حصہ: ۵۔

2 فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۹-۸۰۔

www.dawateislami.net

میں منقول ہے: مؤمنین کی روحیں ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)، روزِ عید (یعنی عید کے دن)، روزِ عاشورہ (یعنی عاشورہ کے دن)، اور شبِ براءت (یعنی شعبان کی پندرھویں رات) کو اپنے گھر کے باہر آکر کھڑی رہتی ہیں اور ہر روح غمناک بلند آواز سے ندا کرتی ہے: ”اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قرابت دارو! ہمارے ایصالِ ثواب کے نیت سے صدقہ (یعنی خیرات) کر کے ہم پر مہربانی کرو۔“

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بیکس کے اُٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول (حدائقِ بخشش)

مسجد میں چندہ دینے والوں کا نام بورڈ پر لکھنا کیسا؟

سُوال: ہمارے ہاں مسجد میں بورڈ لگا ہوتا ہے جس میں چندہ دینے والے کا نام اور رقم لکھی ہوتی ہے، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: ایسا کرنا جائز ہے۔ البتّہ جس کا نام لکھا جاتا ہے وہ اپنے دل پر غور کر لیں کیونکہ لوگ تو واہ واہ کرتے ہیں اور اگر دل میں ریا پیدا ہو رہا ہے اور لوگوں کی واہ واہ سننا چاہ رہے ہوں تو کمیٹی والوں کو نام لکھنے سے منع کر دیں، لیکن اگر ایسی کیفیت ہو کہ میرا نام دیکھ کر دیگر لوگ بھی مسجد کے چندے میں حصّہ ملائیں گے تو اس نیت کی وجہ سے ثواب کے حق دار ہوں گے۔ یہ سارا معاملہ نیت کا ہے۔ اس میں ریا کا زیادہ خطرہ ہے اس لئے نام نہ لکھوانے میں عافیت ہے۔

اللہ پاک کی کرسی کا احاطہ کتنا ہے؟

سُوال: کیا ساتوں آسمانوں پر اللہ پاک کی کرسی موجود ہے؟

جواب: قرآنِ پاک میں آیۃُ الکُرسی کا ایک جز ہے کہ ﴿وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَۚ﴾[1] (ترجَمۂ کنزالایمان: اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین)۔ یعنی اللہ پاک کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اس لئے ساتوں آسمانوں کی تخصیص نہیں ہے۔[2]

1 پ۳، البقرۃ: ۲۵۵۔

2 تفسیر خزائن العرفان میں لکھا ہے کہ اس آیت میں اللہ پاک کی عظمتِ شان کا اظہار ہے اور کرسی سے یا علم و قدرت مراد ہے یا عرش یا وہ جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۵، ص۸۸)

www.dawateislami.net

گھر یا آفس میں جماعت کروانا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی مسجد چھوڑ کر اپنے آفس یا گھر میں جماعت کروائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ (ایاز-Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اگر مسجد کی جماعت میں شرعی طور پر کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کی وجہ سے گھر میں جماعت کرنی پڑے تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہی فرمایا ہے کہ مسجد کی جماعت واجب ہو گی۔[1] اگر ہر ایک گھر میں جماعت کروانے لگ جائے گا تو مسجد کو کون آباد کرے گا! پھر مسجد بنانے کی کیا ضرورت ہو گی! ہر ایک اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ جمعہ کے لئے تو ویسے ہی مسجد ہونا شرط نہیں ہے، جمعہ تو کسی بھی میدان میں ہو جائے گا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسجد کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ مسجدیں تو اسلامی مراکز ہوتی ہیں۔

مسجد میں الکحل والا اسپرے کرنا کیسا؟

سُوال: میں ایک Fumigation company میں 40 سال سے کام کر رہا ہوں۔ میرے دو سُوالات ہیں۔ (1) کورونا وائرس کی وجہ سے بہت سی جگہوں پر اسپرے کروایا گیا، کئی لوگوں نے مساجد میں بھی اسپرے کروایا، لیکن ہمارے کیمیکلز میں الکحل ہوتا ہے، کیا مسجد میں ان کیمیکلز کا استعمال کرنا درست ہو گا؟ (2) بہت سے لوگ قبرستان میں بھی اسپرے کرواتے ہیں، قبرستان میں اسپرے کے دوران کیڑے مکوڑے نکل نکل کر مر رہے تھے جسے دیکھ کر مجھے یوں افسوس ہوا کہ یہ اللہ کا معاملہ ہے۔ کیا ہمارا قبرستان میں اسپرے کرنا درست ہو گا؟ (محمد محمود)

جواب: مَاشَآءَ اللہ! اللہ پاک آپ کو برکتیں دے، دین کے بارے میں سوچنا اور آخرت کی فکر کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، آپ کو یہ کام کرتے ہوئے 40 سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ مناسب تو یہ ہوتا ہے کہ انسان کام شروع کرنے سے پہلے علما سے مشورہ کرے اور پھر اس کام کو شروع کرے جیسے اگر آج آپ نے جو سوالات کئے ان میں کسی چیز کے بارے میں منع ہو جاتا تو کون مانتا؟ کمپنی کا کتنا اسٹاف ہو گا اور کمپنی نے کتنا کیمیکل خرید کر اسٹاک کیا ہو گا اس سامان کا کیا کرتے!! اس لئے کام شروع کرنے سے پہلے معلومات کر لیں۔ البتّہ جن چیزوں میں الکحل ملا ہوتا ہے ان کے استعمال کے بارے

[1] ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

میں علمائے کرام کے دو گروہ ہیں۔ کچھ علما ناجائز کہتے ہیں اور کچھ علما جائز کہتے ہیں، جو جائز کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ وجہ ہوتی ہے کہ دواؤں میں الکحل کا استعمال کیا جاتا ہے اور مقصد الکحل پینا نہیں ہوتا بلکہ دوا پینا ہوتا ہے اس لئے علمانے اسے جائز قرار دیا ہے۔ "دار الافتا اہلِ سنّت" کے مفتیانِ کرام بھی الکحل ملی دوا کو پینا جائز قرار دیتے ہیں۔ البتّہ اگر مسجد میں اسپرے کیا ہے اور اس سے بُو آتی ہے چاہے اس میں الکحل ہو یا نہ ہو تو بھی وہ اسپرے مسجد میں نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اور نمازیوں کے لئے بھی پریشانی کا باعث ہے اس لئے ناجائز ہے۔[1]

(2) نئی تحقیق کے مطابق میت سے کورونا نہیں لگتا ورنہ پہلے کورونا کے مریض کا جنازہ نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ بعض ملکوں میں مسلمانوں کی لاشوں کو بھی جلایا گیا تھا لیکن اب دفنانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اگر آپ قبرستان میں اسپرے کرتے ہیں لیکن اس کے لئے قبروں پر پاؤں رکھنا پڑتا ہے تو ان پر پاؤں نہیں رکھ سکتے کیونکہ قبروں پر پاؤں رکھنا حرام ہے۔[2] اسی طرح اگر قبروں کو گرا کر راستہ بنایا گیا ہو تو اس راستے پر چلنا بھی حرام ہے یہاں تک کہ اگر قبر ہونے کا شک ہو تو بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔[3] جو لوگ قبرستان میں حاضری دینے جاتے ہیں ان کے لئے بھی یہی مسئلہ ہے۔ اگر اسپرے کرتے ہوئے کیڑے مکوڑے نکل آئے تو ضروری نہیں کہ وہ عذاب ہی کے کیڑے ہوں کیونکہ اللہ پاک کا عذاب نظر نہیں آتا اور اللہ پاک جسے دکھاتا ہے اُسے بھی بطورِ عبرت دکھاتا ہے۔ سُوال میں بتایا کہ کیڑے نکل نکل کر مرنے لگے تو اسپرے روک دینا چاہیے تھا کیونکہ یہ کیڑے بے ضَرر ہوتے ہیں لہٰذا انہیں مارنا جائز نہیں ہوگا۔

وقت شروع ہو جانے کے بعد اَذان سے پہلے نماز پڑھ لینا کیسا؟

سُوال: کیا وقت شروع ہونے کے بعد اذان ہونے سے پہلے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (وقاص۔Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: کسی ایک مسجد کی اذان ہو جانے کے بعد نماز ادا کرنا سنّت ہے۔[4] اگر کسی نے اذان سے پہلے نماز پڑھ لی تو نماز

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۳۲۔
2. بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۷، حصّہ:۴۔
3. درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۸۳۔
4. بہارِ شریعت، ۱/ ۴۶۴، حصّہ:۳۔

www.dawateislami.net

ہو جائے گی لیکن سنّت چھوٹ جائے گی۔ جماعت اور نمازِ جمعہ کے الگ مسائل ہیں۔ عورتوں پر جماعت واجب ہی نہیں ہے[1] جبکہ جمعہ گھر میں ہو نہیں سکتا اسی طرح اکیلے بھی نہیں ہو سکتا جمعہ کے لئے کچھ شرائط ہیں۔[2] حاکمِ اسلام یا جسے حاکمِ اسلام اجازت دے وہ جمعہ قائم کرے گا لیکن اب یہ صورت نہیں ہے اس لئے شہر کا سب سے بڑا عالم یا جسے وہ اجازت دے وہ قائم کر سکتا ہے اس کے علاوہ نمازی جسے جمعہ پڑھانے کی اجازت دے دیں وہ بھی جمعہ پڑھا سکتا ہے۔ آج کل یہ شرط بھی نہیں پائی جا رہی کہ لوگ راضی ہوں کیونکہ کئی مسجدیں ایسی ہوتی ہیں جہاں نمازی امام سے بیزار ہوتے ہیں اور اگر واقعی ایسی صورت ہو کہ نمازی بیزار ہوں تو جمعہ نہیں ہو گا۔ نمازِ جمعہ کی شرائط نماز کے احکام کے رسالے "فیضانِ جمعہ" میں مذکور ہیں اور ان شرائط کی مزید تفصیل "بہارِ شریعت" جلد اوّل کے چوتھے حصے میں مذکور ہے۔ خطیب حضرات کو یہ رسالہ اور کتاب بغور پڑھ لینی چاہیے، ورنہ غلطیاں کرنے سے عوام کی نمازیں ضائع کرنے کا وبال آ سکتا ہے۔ درسِ نظامی کرنے والوں کو میں تاکید کرتا رہتا ہوں کہ اپنا ذاتی مطالعہ نہ چھوڑیں، بالخصوص اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ لازمی کریں اور ساتھ ہی ہزاروں کتابیں موجود ہیں ان کا مطالعہ بھی کریں۔ جید علما کی صحبت نہ چھوڑیں یعنی ایسے علما جو صحیح العقیدہ سنی ہوں اور عاشقِ رسول، صحابہ کرام کے نام پر جان چھڑکنے والے، اولیائے کرام کے قدموں میں لوٹنے کو سعادت سمجھنے والے ہوں تو ان کی صحبت اختیار کی جائے۔

(نگرانِ شوریٰ نے پوچھا:) اگر کسی طالب علم کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو اس کے پاس دو راستے ہوتے ہیں کہ بہارِ شریعت سے دیکھ کر اپنے مسئلے کا حل نکال لے یا پھر فون کرکے مفتی صاحب سے پوچھ لے۔ اب اس طالب علم کو کیا کرنا چاہیے؟

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:**)** یہ بڑا پیچیدہ معاملہ ہے۔ مطالعہ کرنا چاہیے لیکن کتاب میں مسئلے کی ایک ہی صورت لکھی ہوتی ہے جبکہ اس مسئلے کی مزید صورتیں بھی بن رہی ہوتی ہیں اور ان سب صورتوں کا حل مفتی صاحب

---

1 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/۳۶۷۔

2 ... جمعہ پڑھنے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے ایک شرط بھی مفقود ہو تو ہو گا ہی نہیں۔ (۱) مصر (شہر) یا فنائے مصر (۲) سلطان اسلام یا اس کا نائب جسے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا (۳) وقتِ ظہر (۴) خطبہ (۵) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد (۶) اذنِ عام۔ (بہارِ شریعت: ۱/۷۶۲-۷۷۰، حصہ: ۴ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

کر سکتے ہیں اس لئے خود بھی پڑھیں اور مفتی صاحب سے بھی معلومات حاصل کریں، کیونکہ بعض اوقات راجح مرجوح، تغیر زمان اور عمومِ بلویٰ کی وجہ سے مسائل میں فرق آجاتا ہے جو کہ مفتی صاحب ہی بتائیں گے۔ جو یہ سب جانتا ہو گا وہی مفتی ہو گا، ورنہ مفتی کہلانا تو بہت آسان ہے لیکن مفتی بننا آسان کام نہیں ہے۔ میں نے کبھی اپنے آپ کو مفتی نہیں کہا اور میں بغیر کسی عاجزی وانکساری کے یہ کہتا ہوں کہ میں مفتی نہیں ہوں اسی لئے تو اپنے قریب یہ بچے (یعنی مفتی صاحب) کو بٹھار کھا ہے، میرے لئے یہ بچے ہی ہیں کیونکہ یہ چھوٹے سے تھے اور لائن میں لگ کر مجھ سے ملنے کے لئے آتے تھے اور آج یہاں مفتی صاحب بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ علمائے کرام کے قدموں سے دور ہونے کو میں اپنے لئے ہلاکت تصور کرتا ہوں۔ جس دن میں نے یہ کہا کہ "مجھے مولانا کی ضرورت نہیں ہے، جتنے دارالافتا اہلِ سنت میں ہیں سب میرے مرید ہیں ان سے کیا پوچھنا!!" اس وقت سے میری ہلاکت شروع ہو جائے گی۔ لہٰذا ذہن میں رہے کہ

بزرگی بہ عقل ست نہ بسال　　　　تونگری بہ دل ست نہ بہ مال

یعنی بزرگی علم و عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی 100 سال کا بوڑھا ہو اور اس کی داڑھی اور بھنوئیں سفید اور کانوں میں جھریاں پڑی ہوئی ہوں لیکن علمِ دین سے خالی ہو تو وہ علم کے اعتبار سے بزرگ نہیں ہو گا لیکن اگر کوئی 15 سالہ نوجوان ہے جسے لوگ بھگا دیتے ہیں اور اس کی بات نہیں سنتے لیکن اس کا سینہ علمِ دین سے مالا مال ہے تو وہ واقعی بزرگ ہے۔ اس لئے اگر آخرت بنانی ہے تو اپنی بڑائی کو چھوڑ دیں اور اگر کوئی چھوٹا بچہ بھی صحیح بات کرے تو اس کی مان لیا کریں کیونکہ اس بچے نے آپ کو دنیا میں بچا لیا ورنہ آخرت میں پھنس جاتے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کسی نے کہہ دیا: "اِتَّقِ اللّٰہَ" یعنی اللہ سے ڈرو۔ یہ سن کر گھبرا گئے اور غالباً بے ہوش ہو گئے تھے۔[1] ایک مرتبہ ایک بچہ پھسل گیا تو امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اس سے کہا: "بیٹا سنبھل کے" تو اس بچے نے کہا: "میرے گرنے سے کچھ نہیں ہو گا کیونکہ اگر میں گروں گا تو میری ہڈیاں ٹوٹیں گی، لیکن اگر آپ پھسل گئے تو امت پھسل جائے گی۔"[2] یہ جواب سن کر امام اعظم نے اس بچے کو

---

1. الخیرات الحسان، الفصل الخامس عشر، ص ۵۴ مفہوماً۔
2. درمختار، المقدمۃ، ۱/۱۵۸۔

www.dawateislami.net

جھاڑا نہیں کہ اے بدتمیز! مجھے سمجھاتا ہے!! کیونکہ اگر ایسا کرتے تو امامِ اعظم نہ ہوتے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں کوئی سمجھانے والا ہوتا ہے اور بد نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں سمجھاتے ہوئے لوگ ڈرتے ہیں۔ مجھے بھی ایسے لوگوں سے واسطہ پڑا ہے کہ جنہیں سمجھانا بہت مشکل ہوتا ہے، اللہ کرے کہ ہماری زبان اور دل ایک ہوجائیں۔ میں اپنے سمجھانے والوں کو پسند کرتا ہوں اور بعض اوقات انہیں یہ بھی کہتا ہوں کہ ”اگر کبھی میں غصہ ہو جاؤں یا جھاڑ دوں تو بھی مجھے نہیں چھوڑنا اور مجھے سنبھالتے رہنا یہاں تک کہ اپنے کندھوں پر چڑھا کر جنت البقیع میں آقا کے قدموں میں اتار دینا۔“

ماہِ شعبان کی تیاری کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: ہمیں ماہِ شعبان میں کیا پڑھنا چاہیے؟ (حمزہ عطاری بن مفتی محمد حسان عطاری)

جواب: ماہِ شعبان کی تیاری کے لئے رسالہ ”آقا کا مہینا“ پڑھیں اور اس ہفتے کا رسالہ ”فیضانِ شعبان“ بھی پڑھ لیں۔ جن سے ہو سکے وہ شعبان کے مہینے میں روزوں کی کثرت کریں۔ اس مہینے میں آیتِ درود یعنی ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶) ﴾ نازل ہوئی ہے۔[1] اسی لئے علمانے اسے ماہِ درود وسلام قرار دیا ہے۔[2] بعض بزرگوں کے بارے میں منقول ہے کہ شعبان کا چاند نظر آتے ہی اپنا سارا کام کاج چھوڑ کر قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کر دیتے تھے اس لئے اسے ماہِ تلاوت بھی کہتے ہیں۔[3] مزید یہ کہ شعبان آبیاری کا مہینا ہے جیسے ابھی رجب چل رہا ہے جو کہ بیج بونے کا مہینا ہے اور شعبان میں اس بیج کو گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے نکلنے والے آنسوؤں سے پانی دیا جائے اور رمضان میں اس کی فصل کاٹی جائے۔ اس مہینے کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہ کے بارے میں فرمایا: ”شَعْبَانُ شَهْرِیْ“[4] یعنی شعبان میرا مہینا ہے۔ اسی لئے ہم اسے ”آقا کا

1. پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶۔ المواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثانی، ۲/۵۰۶۔
2. المواھب اللدنیۃ، المقصد السابع، الفصل الثانی، ۲/۵۰۶۔
3. غنیۃ الطالبین، کتاب الآداب، باب فی ذکر فضائل الشھور والایام، ۱/۳۴۱۔
4. جامع صغیر، حرف الشین، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹۔

www.dawateislami.net

مہینا“ کہتے ہیں۔ شعبان کا چاند دیکھنا واجبِ کفایہ ہے[1] یعنی کچھ لوگ چاند دیکھ لیں گے تو سب سے واجب اتر جائے گا اور اگر ایک بھی نہیں دیکھے گا تو سب گناہ گار ہوں گے، اس لئے جس سے ہو سکے اللہ پاک کی رضا کے لئے اور واجب کی نیت سے چاند کو تلاش کریں، اِنْ شَآءَ اللہ ثواب کے حق دار بنیں گے، کیونکہ شعبان کا چاند شعبان کے لئے نہیں دیکھا جاتا بلکہ رمضان کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ جیسے شعبان کے 30 دن مکمل ہو گئے اور چاند ثابت نہیں ہوا تو رمضان کا چاند مان لیا جائے گا۔ اسی طرح رمضان، شوال، ذیقعد اور ذی الحجہ کا چاند بھی دیکھنا چاہیے۔

کیا پیارے آقا نے تمام فرشتوں کو دیکھا ہے؟

سُوال: کیا نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمام فرشتوں کو دیکھا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں دیکھا۔

(مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ“[2] یعنی جب نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کے لئے گئے تھے تو اللہ پاک نے دستِ قدرت آپ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھا تھا اور ہر شئے آپ پر روشن ہو گئی تھی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضور پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورج گہن کی نماز پڑھانے کے بعد فرمایا: مجھے اس دیوار میں ہر شئے دکھائی گئی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔[3]

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائقِ بخشش)

زمینوں اور آسمانوں میں فرشتے، انسان، جانور اور جو بھی اللہ پاک کی مخلوق ہے وہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۵۰۔
2. ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ ﴿ص﴾، ۵/ ۱۶۰، حدیث: ۳۲۴۶۔
3. بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یتوضأ الا من الغشی المثقل، ۱/ ۸۷، حدیث: ۱۸۴۔

www.dawateislami.net

سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ پاک کی عطا سے آپ کے دل پر بھی آنکھیں ہیں۔ بہر حال جب حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا علم جو قرآن پاک میں بیان ہوا ہے وہ حیران کن ہے تو آقائے آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم کی کیا بات ہو گی!!

دوستی کس کے لئے ہو؟

سُوال: میں ایک دوست کی بہت زیادہ فکر کرتا ہوں اور اس کے لئے ٹینشن میں رہتا ہوں لیکن اسے میری بالکل فکر نہیں ہے۔ آپ بتائیں میں کیا کروں؟ (شارِق۔SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اپنا دوست بدل لیں۔ ایک حدیث کا مضمون ہے کہ "جو ہماری فضیلت نہیں جانتا اسے دوست نہیں بنانا چاہیے۔"[1] اس بات پر بھی غور کرلیں کہ دوستی کس وجہ سے کی ہے؟ اللہ کے لئے دوستی کی ہے یا وہ پیسے والا ہے اس لئے دوستی کی ہے؟ یا مَعَاذَ اللہ وہ اَمرد ہے اس لئے دوستی کی ہے؟ یا مَعَاذَ اللہ چٹکلے سنا کر خوب ہنساتا ہے اس لئے دوستی کی ہے؟ اس طرح کی دوستیاں کسی کام کی نہیں ہیں۔ اگر اللہ پاک کے لئے دوستی کی ہے اور آپ کو یوں لگتا ہے کہ وہ آپ کی فکر نہیں کرتا تو بھی اسے نہیں چھوڑنا۔ شیطان آپ سے یہی کہے گا کہ اللہ پاک کے لئے دوستی ہے لیکن آپ کو خود ہی غور کرنا ہو گا کہ کس لئے دوستی کی ہے؟ اللہ کریم ہمیں اس حدیثِ مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کہ "اَلْحُبُّ فِی اللہِ وَالْبُغْضُ فِی اللہِ"[2] یعنی دوستی اللہ پاک کے لئے اور دشمنی بھی اللہ کے لئے۔

جھوٹا الزام لگانا کیسا؟

سُوال: شادی میں کسی لڑکی کو جہیز نہیں دیا گیا۔ بعد میں کسی بات پر اختلافات ہوگئے اور لڑکی والے لڑکے پر جھوٹا الزام لگائیں اور جہیز واپس مانگیں تو لڑکے کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: ایسا ہوتا نہیں ہے کہ بالکل جہیز ہی نہ دیں لیکن اگر بالفرض جہیز نہیں دیا اور کیس کر دیا تو یہ جھوٹا کیس ہو گا اور یہ کیس کرنے والا گناہ گار ہو گا۔

---

1 حلیۃ الاولیاء، احمد بن ابی الحواری، ۱۰/۲۴، حدیث: ۱۴۳۷۵ ماخوذاً۔

2 معجم کبیر، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۱۰/۱۷۱، حدیث: ۱۰۳۵۷۔

www.dawateislami.net

کیا جانور پر احسان کرنے سے ثواب ملتا ہے؟

سُوال: پہلی ویڈیو میں ایک شخص جانور کو جھاڑیوں سے نکال کر آزاد کر رہا ہے اور دوسری ویڈیو میں ایک جانور کو ٹائر میں پھنسا کر اس کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے کہ جانور بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور ہوا میں معلق ہو جاتا ہے جبکہ تیسری ویڈیو میں ایک پھنسی ہوئی مچھلی کو نکال کر پانی میں ڈالا گیا۔ کیا اس طرح جانور کو آزاد کرنے اور مصیبت سے نکالنے کا ثواب ملے گا، نیز جانور کو تنگ کرنا کیسا؟ (تین مختلف ویڈیوز دکھائی گئیں اور یہ سوالات کئے گئے)

جواب: ایک ویڈیو میں جانور کو آزاد کرنا اور دوسری ویڈیو میں مچھلی کو مصیبت سے نکال کر پانی میں ڈالنا دکھایا گیا۔ یہ دونوں ثواب کے کام ہیں۔ اللہ پاک جانور پر احسان کرنے کا اجر دے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک گناہ گار شخص کنویں کے پاس سے گزرا اس نے دیکھا کہ ایک کتا گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس کی باہر نکلی ہوئی زبان دیکھ کر اس شخص کو اندازہ ہوا کہ یہ کتا بہت پیاسا ہے۔ اس نے اپنا موزہ نکالا اور اس سے پانی بھر کر کتے کو پلایا۔ اللہ پاک کو اس شخص کی یہ نیکی پسند آگئی اور اس کی بخشش ہو گئی۔[1] جانور پر احسان کرنا جیسے مچھلی کو آزاد کر کے پانی میں ڈالا اور ایک ویڈیو میں شاید لومڑی جو کہ جھاڑیوں میں بری طرح پھنسی ہوئی تھی، کلہاڑی کے ذریعے جھاڑیاں کاٹ کر اسے نکالا یا اس طرح کے اور کام اگر مسلمان اللہ پاک کی رضا کے لئے کرے گا تو ثواب کا حق دار ہو گا۔ جو ویڈیوز دکھائی گئیں ان میں سے ایک ویڈیو ایسی تھی جس میں ایک شخص کا کردار اچھا نہیں تھا وہ شخص ظالم تھا جس نے دنبے یا بھیڑ کو ٹائر میں باندھ کر لٹکایا ہوا تھا اور اس سے جانور خوف زدہ ہو جاتا تھا اور گھبرا کر کبھی ایک طرف بھاگتا تھا اور کبھی دوسری طرف بھاگتا تھا اور لٹک جاتا تھا، یہ گناہ کا کام ہے، لوگ اس کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع بھی ہوئے ہوں گے۔ اس طرح جانوروں کو ستانا اور ان کا تماشہ دیکھنا گناہ ہے۔ جس نے یہ کام کیا ہے ہم اسے گناہ سے روک نہیں سکتے اس لئے دل میں برا جانیں گے، لیکن دل میں بُرا جاننے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو دیکھے وہ تالیاں بجائے اور کہے کہ "افسوس ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا" تالیاں بجانا الگ سے منع ہے۔ جانورں پر رحم کرنا چاہیے، بعض اوقات بچّے بلّی کو دُم سے اُٹھا کر پھینک دیتے ہیں، انہیں بھی سمجھانا چاہیے کیونکہ بچّے ناسمجھی میں ایسا کرتے ہیں اور

[1] بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، ۴/۱۰۳، حدیث: ۶۰۰۹۔

www.dawateislami.net

جانور چاہے بلّی ہو یا کتا سب اللہ پاک کی مخلوق ہیں، انہیں بلاوجہ ایذا اور تکلیف دینا گناہ ہے۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ ”مظلوم جانور اور مظلوم کافر کی بد دعا مقبول ہے۔“[1] یعنی جانور بد دعا کر سکتا ہے اور اس کی بد دعا قبول ہو گی۔ دین اسلام نے ہمیشہ ظلم کا رد کیا ہے، اسلام نے پیار و محبت اور ظلم سے بچنا سکھایا ہے۔ جانوروں پر رحم کھاتے ہوئے انہیں کھلانا پلانا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے ایک عورت کو اس لئے جہنم میں ڈالا گیا کہ اس نے ایک بلّی کو بند کر دیا، اسے نہ کچھ کھلایا نہ آزاد چھوڑا تاکہ وہ خود حشرات الارض (کیڑے مکوڑے وغیرہ) کھا کر اپنی جان بچالے۔ وہ بلّی اس طرح بھوکی پیاسی مر گئی۔[2] اس عورت کے عذاب کے متعلق مختلف احادیثیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ بلّی اس پر مسلط ہے اسے نوچتی اور کاٹتی ہے۔[3] چیونٹی اور کیڑے مکوڑوں پر بھی ظلم نہیں کرنا چاہیے، بچے کیڑے مکوڑوں کو مارتے رہتے ہیں اسی طرح بعض بچے گھر میں پلنے والی مرغیوں، طوطوں اور چڑیوں کو مارتے رہتے ہیں انہیں سمجھانا چاہیے کہ ان پر ظلم نہ کریں۔ انہیں اٹھا اٹھا کر پھینکنا، پروں سے پکڑ کر کھینچنا اور ٹانگوں سے لٹکانا، اس طرح کی حرکتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

کون سا کام پہلے کریں؟

سُوال: جب بہت سے کام کرنے ہوں تو ان میں سب سے پہلے کس کام پر توجہ دینی چاہیے؟ (ثوبان عطاری کا سُوال)

جواب: جو بھی کام ہو سب سے پہلے اس کی شرعی حیثیت دیکھی جائے کہ وہ کام شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اگر شرعاً درست ہے تو پھر اس کی شرعی اہمیت دیکھی جائے جیسے فرض نماز ہو تو اسے سب کاموں پر فوقیت دی جائے گی۔ پھر اگر ایسے کام ہیں جن کا کرنا فرض واجب نہیں ہے بلکہ مباح ہے تو یہ دیکھا جائے کس کام کے جلدی نہ کرنے میں نقصان ہے کیونکہ نقصان سے بچنا نفع حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہوتا ہے، جیسے اگر کوئی اس لئے ورزش کرتا ہے کہ میری صحت بنے گی لیکن ورزش کرنے میں یہ خطرہ ہو کہ کوئی ہڈی ٹوٹ جائے گی تو اب ہڈی ٹوٹنے کے نقصان سے بچنے کے لئے ورزش نہیں کریں

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۰۔

2 ...... بخاری، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء، ۲/ ۹۹، حدیث: ۲۳۶۵۔

3 ...... ابن حبان، کتاب اخبارہ... الخ، باب صفۃ النار واھلھا، ۹/ ۲۸۵، حدیث: ۷۴۴۶۔

www.dawateislami.net

گے یہاں جان بنانا ضروری نہیں بلکہ اپنی جان بچانا ضروری ہو گا۔ بس یہ اصول ذہن میں رہے کہ خود کو نقصان سے بچانا نفع حاصل کرنے سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق اپنے کاموں کو دیکھتے جائیں کہ کس کام کے نہ کرنے میں نقصان ہو گا جیسے 10 کام کرنے ہیں اور ہر کام میں نفع ہے لیکن ایک کام ایسا ہے جس کے نہ کرنے میں نقصان ہو گا تو اس کام کو پہلے کریں، البتّہ کوئی نفع والا کام جلدی کرنا ہو نقصان والا کام ایسا ہو کہ اگر بعد میں کریں تو بھی نقصان نہیں ہو گا تو نقصان والا کام بعد میں کر لیں۔ لیکن ہمارے یہاں ہر ایک کو اتنی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی بلکہ عموماً انسان پہلے وہ کام کرتا ہے جو زیادہ آسان ہوتا ہے۔ لیکن جو اصول میں نے بیان کیا ہے اگر اُسے پیشِ نظر رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ زیادہ فائدہ ہو گا۔

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا

سُوال:

سنکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہَوا

یہ آبرو رضؔا ترے دامانِ تر کی ہے (حدائقِ بخشش)

اس شعر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کس ہَوا کی بات کر رہے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بطورِ عاجزی استعارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اے رضا! دیکھ اب شفاعت کی ہَوا چل پڑی ہے اور یہ ہَوا تیرے گناہوں بھرے دامن کی لاج رکھ لے گی۔ اب تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے بخشا جائے گا۔“

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	مسجد میں چندہ دینے والوں کا نام بورڈ پر لکھنا کیسا؟	9
رات دیر تک گھر سے باہر رہنا کیسا؟	1	اللہ پاک کی کرسی کا احاطہ کتنا ہے؟	9
سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے!	2	گھر یا آفس میں جماعت کروانا کیسا؟	10
کیا جلسہ میں دعا کر سکتے ہیں؟	5	مسجد میں الکحل والا اسپرے کرنا کیسا؟	10
والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے کیا کرنا چاہیے؟	5	وقت شروع ہو جانے کے بعد اَذان سے پہلے نماز پڑھ لینا کیسا؟	11
امتحان میں کامیابی کا وظیفہ	6	ماہِ شعبان کی تیاری کے لئے کیا کرنا چاہیے؟	14
بطورِ امانت رکھوائی گئی رقم استعمال کرنا کیسا؟	7	کیا پیارے آقا نے تمام فرشتوں کو دیکھا ہے؟	15
چندے کی رقم استعمال کرنا کیسا؟	7	دوستی کس کے لئے ہو؟	16
کسی نے رقم رکھوائی اور استعمال کی اجازت دے دی تو کیا حکم ہوگا؟	7	جھوٹا الزام لگانا کیسا؟	16
پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کب ادا کریں؟	8	کیا جانور پر احسان کرنے سے ثواب ملتا ہے؟	17
کیا نکاح کے لئے استخارہ کرنا ضروری ہے؟	8	کون سا کام پہلے کریں؟	18
15 شعبان کو عرفہ کی نیاز کرنا کیسا؟	8	نیکی وہ دیکھ بادِ شفاعت کہ دے ہوا	19

www.dawateislami.net

ماخذ ومراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفٰی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر خزائن العرفان	سید محمد نعیم الدین مراد آبادی	ضیاء القرآن پبلیکیشنز
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
ابن حبان	الحافظ محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار إحیاء التراث العربی
جامع صغیر	عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
دارقطنی	الامام علی بن عمر الدار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	نشر السنۃ ملتان پاکستان
نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن الحسن بن بشر، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر
حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور
الفتاوی الهندیة	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
غنیۃ الطالبین	شیخ عبد القادر بن ابو صالح الجیلانی، متوفی ۵۶۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
الترغیب فی فضائل الاعمال	الحافظ ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاهین، متوفی ۳۸۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الخیرات الحسان	شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۳ھ
المواهب اللدنیه	محمد الزرقانی بن عبد الباقی المصری الازہری المالکی، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ’’ غورو فکر ‘‘ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ’’مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔‘‘ اِنْ شَآءَاللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ’’**مَدَنی اِنعامات**‘‘ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ’’**مَدَنی قافلوں**‘‘ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ۔

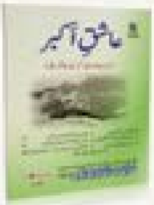

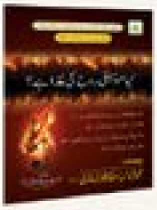

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net